سوال

(191)جس کا خاوند فوت ہوجائے اس کی عدت ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

محمد سعید رگبی سے دریافت کرتے ہیں ایک عورت کی شادی ہوئی اور میاں بیوی کے آپس کے تعلقات ہونے سے پہلے ہی خاوند کی وفات ہوجاتی ہے تو ایسی عورت کےلئے عدت ہوگی ؟ اور اگر ہوگی تو کتنا عرصہ ہوگی ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کسی عورت کی طلاق ہوجائے یا اس کا خاوند فوت ہوجائے دونوں صورتوں میں عدت کی الگ الگ مدت مقرر ہے اور قرآن حکیم نے اس بارے میں پوری وضاحت کردی ہے ۔ مطلقہ عورت کی عدت توتین حیض ہے ۔

ارشادربانی ہے :

وَالمُطَلَّقـٰتُ يَتَرَبَّصنَ بِأَنفُسِهِنَّ ثَلـٰثَةَ قُروءٍ ... ٢٢٨ سورة البقرة

''اور طلاق شدہ عورتیں تین حیض تک انتظار کریں یعنی یہ مدت تین ماہ ہوگی ۔''

اسی طرح جن عورتوں کے خاوند فوت ہوجائیں ان کے بارے میں قرآن میں یوں بیان کیا گیا ۔

وَالَّذينَ يُتَوَفَّونَ مِنكُم وَيَذَرونَ أَزو‌ٰجًا يَتَرَبَّصنَ بِأَنفُسِهِنَّ أَربَعَةَ أَشهُرٍ وَعَشرًا ... ٢٣٤ سورة البقرة

''اور وہ لوگ جو تم میں سے فوت ہوجائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں تو وہ بیویاں چار ماہ دس دن انتظار کریں گی ۔''

تو گویا وہ عورت جس کا خاوند فوت ہوگیا اس کی عدت چار ماہ دس دن ہوگی ۔

اور اسی طرح وہ عورتیں جو حیض سے کبر سنی کی وجہ سے مایوس ہوچکی ہیں یا جنہیں ابھی حیض نہیں آیا' ان کی عدت تین مہینے ہے جیسا کہ قرآن حکیم میں ہے

وَالّٰٓـِٔى يَئِسنَ مِنَ المَحيضِ مِن نِسائِكُم إِنِ ارتَبتُم فَعِدَّتُهُنَّ ثَلـٰثَةُ أَشهُرٍ وَالّٰٓـِٔى لَم يَحِضنَ ﴿٤﴾... سورة الطلاق

''اور تمہاری عورتوں میں سے جو حیض سے مایوس ہو چکی ہوں ان کے معاملہ میں اگر تم لوگوں کو کوئی شک لاحق ہے تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور یہی حکم ان کا ہے جنہیں ابھی حیض نہ آیا ہو۔''

یہ تین طریقے قرآن وحدیث میں مذکور ہیں۔ لہٰذا جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے چاہیئے ان کے تعلقات قائم ہوئے تھے یا نہیں اس کی عدت بہر حال چار ماہ دس دن ہو گی اور قرآن نے اس عدت کا جہاں ذکر کیا ہے وہاں صرف بیویاں کہا ہے اور ظاہر ہے جب نکاح ہو جاتا ہے تو عورت اس کی زوجیت میں آجاتی ہے چاہے تعلقات قائم ہوں یا نہ ہوں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص407

محدث فتویٰ